امِ کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہما کا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے نکاح

غلام مصطفی ظہیر امن پوری

خلیفۃ المسلمین، دامادِ رسولِ امین، سیدنا علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بطن پاک سے ہونے والی بیٹی سیدہ اُمِ کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح امیر المومنین، خلیفہ راشد، سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کیا۔ یہ متواتر حقیقت ہے، اہل سنت کا اس پر اجماع ہے اور شیعہ اکابرین نے بھی اس حقیقت کا اقرار کر رکھا ہے۔

شیعہ مؤرّخ، احمد بن یعقوب نے ۱۷ھ میں خلافتِ فاروقی کے احوال میں لکھا ہے:

وَفِي هٰذِهِ السَّنَةِ خَطَبَ عُمَرُ إِلٰى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عَلِيٍّ، وَأُمُّهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ، فَقَالَ عَلِيٌّ : إِنَّهَا صَغِيرَةٌ، فَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ يَقُولُ : كُلُّ نَسَبٍ وَّسَبَبٍ يَّنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَّا سَبَبِي وَنَسَبِي وَصِهْرِي، فَأَرَدْتُّ أَنْ يَّكُونَ لِي سَبَبٌ وَّصِهْرٌ بِرَسُولِ اللّٰهِ، فَتَزَوَّجَهَا وَأَمْهَرَهَا عَشْرَةَ آلَافِ دِينَارٍ .

''اسی سال سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی طرف ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہما کے لئے پیغامِ نکاح بھیجا۔ یاد رہے کہ امِ کلثوم رضی اللہ عنہا بنت رسول سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی لخت جگر تھیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: امِ کلثوم عمر میں چھوٹی ہیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے: روز قیامت میرے نسب اور سسرال کے سوا تمام نسب اور سبب منقطع ہو جائیں گے۔ میری خواہش ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تعلق اور سسرالی رشتہ ہو۔ اس پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ دس ہزار دینار حق مہر کے عوض اپنی صاحبزادی کی شادی کردی۔‘‘(تاريخ اليعقوبي : 2/149، 150)

ابو جعفر محمد بن یعقوب کُلَینی نے امام جعفر صادق رحمہ اللہ کے حوالے سے ایک روایت ذکر کی ہے۔ آپ سے پوچھا گیا: جس کا خاوند فوت ہو جائے، وہ عدت کہاں گزارے؟ خاوند ہی کے ہاں یا کہیں اور؟ اس پر امام صاحب نے فرمایا: جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے، پھر فرمایا:

إِنَّ عَلِيًّا لَّمَّا مَاتَ عُمَرُ أَتٰى أُمَّ كُلْثُومٍ، فَأَخَذَ بِيَدِهَا، فَانْطَلَقَ بِهَا إِلٰى بَيْتِهٖ.

’’جب سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے، تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ اپنی بیٹی کا ہاتھ تھام کر اسے گھر لے گئے۔‘‘

(الكافي في الفروع، كتاب الطلاق : 6/115، 116)

طوسی شیعہ نے امام باقر رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے:

مَاتَتْ أُمُّ كُلْثُومٍ بِنْتُ عَلِيٍّ وَّابْنُهَا زَيْدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي سَاعَةٍ وَّاحِدَةٍ، لَا يُدْرٰى أَيُّهُمَا هَلَكَ قَبْلُ، فَلَمْ يُورِثْ أَحَدُهُمَا مِنَ الْآخِرَةِ، وَصُلِّيَ عَلَيْهِمَا جَمِيعًا.

''سیدہ امِ کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہما اور ان کے بیٹے زید بن عمر بن خطاب بالکل ایک ہی وقت میں فوت ہوئے، یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ ان میں پہلے کون فوت ہوا، وہ ایک دوسرے کے وارث بھی نہیں بن سکے۔ دونوں کی نمازِ جنازہ اکٹھی ادا کی گئی۔''

(تهذيب الأحكام، كتاب الميراث : 262/9)

سیدہ امِ کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہما کے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے نکاح کو درجِ ذیل شیعہ علما نے بھی اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے:

سید مرتضیٰ (علم الهدىٰ) (الشّافي، ص : 166)، **فخر شیعہ، ابن شہر آشوب** (مناقب آل أبي طالب : 162/3، طبعة ممبئى، الهند)، **شیعہ عالم اربلی** (كشف الغمّة في معرفة الأئمّة، ص : 10، طبع إيران، القديم)، **ابن ابی الحدید** (شرح نهج البلاغة : 124/3)، **مقدس اردبیلی** (حديقة الشّيعة، ص : 277، طبعة طهران)، **قاضی نور اللہ شوشتری ملقب بہ الشہید الثالث** (مجالس المؤمنين، ص : 76، طبعة إيران) **وغیرہم۔**

اس نکاح سے شیعہ نے ہاشمیہ کے غیر ہاشمی سے نکاح پر جواز کا استدلال کیا ہے۔

شیعہ فقیہ حلی (م: 672ھ) نے لکھا ہے:

وَيَجُوزُ إِنْكَاحُ الْحُرَّةِ الْعَبْدَ، وَالْعَرَبِيَّةِ الْعَجَمِيَّ، وَالْهَاشِمِيَّةَ غَيْرَ الْهَاشِمِيِّ.

''آزاد عورت کا غلام مرد کے ساتھ، عربی عورت کا عجمی مرد کے ساتھ اور ہاشمی عورت کا غیر ہاشمی مرد کے ساتھ نکاح جائز ہے۔''

(شرائع الإسلام في مسائل الحلال والحرام، كتاب النّكاح : 467/2)

اس کتاب کے شارح العاملی ملقب بہ الشہید الثانی نے لکھا ہے:

وَزَوَّجَ النَّبِيُّ ابْنَتَهُ عُثْمَانَ، وَزَوَّجَ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ بِأَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ، وَلَيْسَا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، وَكَذٰلِكَ زَوَّجَ عَلِيٌّ ابْنَتَهُ أُمَّ كُلْثُومٍ مِّنْ عُمَرَ، وَتَزَوَّجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْحُسَيْنِ، وَتَزَوَّجَ مُصْعَبُ بْنُ الزُّبَيْرِ أُخْتَهَا سَكِيْنَةَ، وَكُلُّهُمْ مِّنْ غَيْرِ بَنِي هَاشِمٍ.

''نبی کریم ﷺ نے اپنی ایک بیٹی کا نکاح سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا، دوسری کا ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ سے کیا۔ یہ دونوں افراد بنو ہاشم سے نہیں تھے۔ اسی طرح علی رضی اللہ عنہ نے اپنی صاحبزادی ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی شادی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کی، عبداللہ بن عمرو بن عثمان کی شادی فاطمہ بنت حسین سے اور سیدنا مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہ کی شادی ان (فاطمہ بنت حسین) کی بہن سکینہ سے ہوئی۔ یہ سب غیر ہاشمی تھے۔''

(مسالك الأفهام شرح شرائع الإسلام، باب لواحق العقد: 410/7)

مشہور معتزلی شیعہ، ابن ابی الحدید نے ایک روایت ان الفاظ سے ذکر کی ہے:

إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَجَّهَ إِلٰى مَلِكِ الرُّومِ بَرِيدًا، فَاشْتَرَتْ أُمُّ كُلْثُومٍ امْرَأَةُ عُمَرَ طِيبًا بِدَنَانِيرَ، وَجَعَلَتْهُ فِي قَارُورَتَيْنِ، وَأَهْدَتْهُمَا إِلَى امْرَأَةِ مَلِكِ الرُّومِ، فَرَجَعَ الْبَرِيدُ إِلَيْهَا، وَمَعَهُ مِلْءُ الْقَارُورَتَيْنِ جَوَاهِرَ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا عُمَرُ، وَقَدْ صُبَّتِ

الْجَوَاهِرُ فِي حِجْرِهَا، فَقَالَ : مِنْ أَيْنَ لَكِ هٰذَا؟ فَأَخْبَرَتْهُ، فَقَبَضَ عَلَيْهِ وَقَالَ : هٰذَا لِلْمُسْلِمِينَ، قَالَتْ : كَيْفَ، وَهُوَ عِوَضُ هَدِيَّتِي؟ قَالَ : بَيْنِي وَبَيْنَكِ أَبُوكِ، فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَكِ مِنْهُ بِقِيمَةِ دِينَارِكِ، وَالْبَاقِي لِلْمُسْلِمِينَ جُمْلَةً، لِأَنَّ بَرِيدَ الْمُسْلِمِينَ حَمَلَهُ .

''سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رومی بادشاہ کی طرف قاصد بھیجا، آپ کی زوجہ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے شاہ روم کی بیوی کے لئے خوشبو کا تحفہ بھیجا۔ قاصد واپس آیا، تو جواہرات کی بھری دو بوتلیں لایا۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے پاس آئے، تو ان کی گود میں جواہرات دیکھے۔ پوچھا: یہ جواہرات کہاں سے آئے؟ انہوں نے بتایا تو سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے وہ جواہرات ان سے لے لئے اور فرمایا: یہ مسلمانوں کے لیے ہیں۔ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ یہ تو میرے بھیجے ہوئے ہدیے کے عوض آئے ہیں۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا فیصلہ آپ کے والد سے کروا لیتے ہیں، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بیٹی! تیرے دیناروں کی قیمت کے برابر جواہرات تجھے ملیں گے، باقی تمام مسلمانوں کے حصے میں آئیں گے، کیونکہ قاصد مسلمانوں ہی کا تھا۔''

(شرح نهج البلاغة : 575/4، طبعة بيروت، 1375ھ)

یاد رہے کہ ہم نے یہ حوالہ جات معروف اہل حدیث عالم، شہیدِ اسلام، علامہ

احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ کی مایۂ ناز کتاب(الشيعة واهل البيت، ص : 106... 109) سے لیے ہیں۔

اب تصویر کا دوسرا رخ ملاحظہ فرمائیں۔ جب شیعوں کو یہ حقیقت مانے بغیر چارہ نہ رہا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنی صاحبزادی کا نکاح سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کیا تھا۔

تو شیعہ نے امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد صادق رحمہ اللہ کی طرف منسوب کر کے ایک قول گھڑ لیا، ملاحظہ ہو:

إِنَّ ذٰلِكَ فَرْجٌ غُصِبْنَاهُ . ''یہ رشتہ ہم سے چھین لیا گیا تھا۔''

(الكافي في الفروع : 141/2، طبعة الهند)

شیعہ اصولِ حدیث کے مطابق یہ قول ''صحیح'' ہے، البتہ اہل سنت کے اصولِ حدیث کی رو سے یہ قول جھوٹا اور مردود ہے۔

① علی بن ابراہیم بن ہاشم ابوالحسن قمی

② اس کا باپ ابراہیم بن ہاشم ابن الخلیل ابواسحاق قمی

③ محمد بن ابوعمیر

④ ہشام بن سالم

⑤ حماد بن عثمان

⑥ ابوالحسن زرارہ بن امین الشیبانی

یہ سب ''مجہول'' ہیں۔

ان اشخاص کی توثیق نہیں مل سکی، ان میں سے بعض کے تو حالات زندگی ہی کا پتہ نہیں چل سکا۔ یہ نامعلوم جھوٹوں کی کارستانی ہے۔

شیعہ عالم مقدس اردبیلی نے لکھا ہے:

إِنَّ عَلِيًّا لَّمْ يَكُنْ يُّرِيدُ أَنْ يُّزَوِّجَ ابْنَتَهٗ أُمَّ كُلْثُومٍ مِّنْ عُمَرَ، وَلٰكِنَّهٗ خَافَ مِنْهُ، فَوَكَّلَ عَمَّهٗ عَبَّاسًا لِّيُزَوِّجَهَا مِنْهُ.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ نہیں چاہتے تھے کہ وہ امِ کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا کا نکاح سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کریں، انہوں نے یہ نکاح ڈر کی وجہ سے کیا، چنانچہ یہ کام اپنے چچا سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا کہ وہ امِ کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کر دیں۔'' (حديقة الشّيعة، ص: 277)

کیا ایسے لوگ اہل بیت اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے خیر خواہ ہو سکتے ہیں؟ ایک جھوٹی کہانی گھڑ کر یہ باور کرایا جا رہا ہے کہ (معاذ اللہ) سیدنا علی رضی اللہ عنہ نہایت بزدل تھے اور اپنے حقوق کے حصول میں اس قدر چشم پوشی سے کام لیتے تھے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے ان کی عزت وعصمت تک چھین لی، مگر انہوں نے پوری زندگی زبان تک نہیں کھولی۔ ایسی رسوائی والی باتوں سے ہم اللہ رب العزت کی پناہ میں آتے ہیں۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ ان باتوں سے بلند تھے۔ جس دل میں ذرہ برابر ایمان ہو، وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی طرف یہ رسوا کن بات منسوب نہیں کر سکتا۔ ایک دن آنے والا ہے، جب اللہ رب العزت ایسوں کو اپنی گرفت میں لے گا، پھر کوئی انہیں چھڑا نہیں سکے گا۔

یاد رہے کہ اس سے تینوں خلفائے راشدین کے درمیان محبت کے ایک گہرے رشتے کا ثبوت ملتا ہے۔ وہ ایک دوسرے کے احترام میں رشتے تک قائم کرتے تھے اور ایک دوسرے کے حقوق کے پاسبان اور پاسدار تھے۔ ام کلثوم کے نکاح پر اہل

سنت کے دلائل ملاحظہ ہوں۔

① سیدنا ثعلبہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَسَمَ مُرُوطًا بَيْنَ نِسَاءٍ مِّنْ نِّسَاءِ الْمَدِينَةِ، فَبَقِيَ مِرْطٌ جَيِّدٌ، فَقَالَ لَهٗ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهٗ : يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ! أَعْطِ هٰذَا ابْنَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي عِنْدَكَ، يُرِيدُونَ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عَلِيٍّ، فَقَالَ عُمَرُ : أُمُّ سَلِيطٍ أَحَقُّ، وَأُمُّ سَلِيطٍ مِّنْ نِّسَاءِ الْأَنْصَارِ، مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ عُمَرُ : فَإِنَّهَا كَانَتْ تَزْفِرُ لَنَا الْقِرَبَ يَوْمَ أُحُدٍ .

''سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مدینہ کی عورتوں میں چادریں تقسیم کیں، تو ایک عمدہ چادر بچ گئی۔ آپ کے پاس بیٹھے لوگوں میں سے کسی نے کہا: امیر المومنین! یہ چادر اپنی زوجہ محترمہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی کو عنایت کر دیجئے، مراد سیدہ ام کلثوم بنتِ علی رضی اللہ عنہما تھیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (میری بیوی ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے مقابلہ میں) اِم سلیط رضی اللہ عنہا اس چادر کی زیادہ مستحق ہیں۔ وہ انصاریہ تھیں اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی تھی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرمایا: یہ غزوۂ اُحد کے دن پانی کی مشکیں کمر پر لاد کے ہمارے پاس لاتی تھی۔'' (صحيح البخاري : 2725)

② نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلّٰى عَلٰى تِسْعِ جَنَائِزَ جَمِيعًا، فَجَعَلَ الرِّجَالَ يَلُونَ الْإِمَامَ، وَالنِّسَاءَ يَلِينَ الْقِبْلَةَ، فَصَفَّهُنَّ صَفًّا وَّاحِدًا، وَوُضِعَتْ جَنَازَةُ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عَلِيٍّ امْرَأَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَابْنٍ لَّهَا، يُقَالُ لَهُ زَيْدٌ، وُضِعَا جَمِيعًا، وَالْإِمَامُ يَوْمَئِذٍ سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ، وَفِي النَّاسِ ابْنُ عُمَرَ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ، وَأَبُو سَعِيدٍ، وَأَبُو قَتَادَةَ، فَوُضِعَ الْغُلَامُ مِمَّا يَلِي الْإِمَامَ.

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نو میّتوں پر اکٹھی نماز جنازہ ادا کی۔ مردوں کو امام کی جانب اور عورتوں کو قبلہ کی جانب رکھا اور سب کو ایک لائن میں رکھ دیا، جبکہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہما اور ان کے بیٹے زید کو اکٹھا رکھا۔ اس روز امامت سیدنا سعید بن عاص رضی اللہ عنہ نے کروائی، جبکہ جنازہ پڑھنے والوں میں سیدنا عبداللہ بن عمر، سیدنا ابوہریرہ، سیدنا ابوسعید خدری اور سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہم شامل تھے۔ بچے کو امام کی جانب رکھا گیا۔''

(سنن النّسائي : 1980، سنن الدّارقطني : 79/2، 80، السّنن الكبرٰى للبيهقي : 33/4، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ابن الجارود رحمہ اللہ (۵۴۵) نے صحیح کہا ہے۔

اس کی سند کو حافظ نووی رحمہ اللہ (المجموع شرح المہذّب : ۵؍۲۲۴) نے ''حسن''، جبکہ حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ (البدر المنیر : ۵؍۳۸۵) اور حافظ ابن

حجر رحمہ اللہ (التلخیص الحبیر :۲؍۱۴۶) نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

③ **شعبی** رحمہ اللہ **سیدنا عبداللہ بن عمر** رضی اللہ عنہما **کے بارے میں بیان کرتے ہیں:**

إِنَّهٗ صَلّٰى عَلٰى أَخِيهِ، وَأُمِّهٖ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عَلِيٍّ، فَجَعَلَ الْغُلَامَ مِمَّا يَلِي الْإِمَامَ، وَالْمَرْأَةَ فَوْقَ ذٰلِكَ .

''انہوں نے اپنے بھائی اور والدہ سیدہ ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہما **کا جنازہ پڑھایا، بچے کی میت امام کی جانب رکھی اور عورت اس سے آگے۔''**

(مسند علي ابن الجعد : 574، وسندهٗ صحيحٌ)

④ **امام شعبی** رحمہ اللہ **ہی بیان کرتے ہیں:**

صَلَّى ابْنُ عُمَرَ عَلٰى زَيْدِ بْنِ عُمَرَ، وَأُمِّهٖ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عَلِيٍّ، فَجَعَلَ الرَّجُلَ مِمَّا يَلِي الْإِمَامَ، وَالْمَرْأَةَ مِنْ خَلْفِهٖ، فَصَلّٰى عَلَيْهِمَا أَرْبَعًا، وَخَلْفَهُ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، وَابْنُ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما **نے اپنے بھائی زید بن عمر اور والدہ سیدہ ام کلثوم بنت علی** رضی اللہ عنہما **کی نماز جنازہ پڑھائی۔ انہوں نے بچہ امام کی جانب رکھا اور عورت اس سے آگے، پھر چار تکبیروں کے ساتھ ان کی نماز جنازہ ادا کی اور ان کی اقتدا میں محمد بن حنفیہ، سیدنا حسین بن علی اور سیدنا عبداللہ بن عباس** رضی اللہ عنہم **نے نمازِ جنازہ ادا کی۔''**

(السّنن الكبرٰى للبيهقي : 38/4، وسندهٗ صحيحٌ)

⑥ عمار بن ابو عمار، مولیٰ بنو ہاشم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

شَهِدْتُهُمْ يَوْمَئِذٍ، وَصَلّٰى عَلَيْهِمَا سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ، وَكَانَ أَمِيرَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ، وَخَلْفَهٗ ثَمَانُونَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

’’میں امِ کلثوم رضی اللہ عنہا اور ان کے بیٹے زید بن عمر کی نمازِ جنازہ میں شریک تھا۔ سیدنا سعید بن عاص رضی اللہ عنہ نے ان پر نماز جنازہ پڑھائی۔ وہ ان دنوں گورنر تھے اور ان کی اقتداء میں اسی (۸۰) صحابہ کرام نے نماز پڑھی۔‘‘

(الطّبقات الکبریٰ لابن سعد : 340/8، وسندهٗ حسنٌ)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ان روایات کے مابین یوں جمع و تطبیق کی ہے:

فَيُحْمَلُ عَلٰى أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَمَّ بِهِمْ حَقِيقَةً بِإِذْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، وَيُحْمَلُ قَوْلُهٗ : إِنَّ الْإِمَامَ كَانَ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ، يَعْنِي الْأَمِيرَ، جَمْعًا بَيْنَ الرِّوَايَتَيْنِ، أَوْ أَنَّ نِسْبَةَ ذٰلِكَ لِابْنِ عُمَرَ لِكَوْنِهٖ أَشَارَ بِتَرْتِيبِ وَضْعِ تِلْكَ الْجَنَائِزِ عَلَى الْجِنَازَةِ فِي الصَّلَاةِ.

’’درحقیقت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے سیدنا سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کی اجازت سے جنازہ پڑھایا تھا۔ یہ جو حدیث میں ہے کہ ان کے امام سیدنا سعید بن عاص رضی اللہ عنہ تھے، تو اس سے مراد امارت ہے۔ یہ تطبیق و توفیق کی ایک صورت ہوئی، یا پھر سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے جنازہ پڑھانے سے مراد یہ ہے کہ انہوں نے جنازہ کے لئے چار پائیاں ترتیب میں رکھنے کا اشارہ

فرمایا تھا۔‘‘(التّلخیص الحبیر : 146/2)

تنبیہ

بعض لوگوں نے ان صحیح روایات کو بنوامیہ کی کارستانی کہہ کر ٹھکرانے کی کوشش کی ہے، انہوں نے ان صحیح احادیث کورد کرنے کے لئے واقدی جیسے کذاب کی بیان کردہ جھوٹی تاریخ کو بنیاد بنایا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ تاریخ کے مطابق سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ چالیس سال کی عمر میں ایمان لائے اور ۳۶ھ برس کی عمر میں فوت ہوئے۔

دعوت ذوالعشیرہ کے وقت سیدنا علی رضی اللہ عنہ نو برس کے تھے، سیدہ فاطمہ سے نکاح 25 برس کی عمر میں ہوا، یعنی ذوالعشیرہ کے سولہ سال بعد سیدنا علی کی شادی ہوئی، سیدنا عمر دعوت ذوالعشیرہ کے سات برس بعد اسلام لائے، جب سیدنا عمر نے کلمہ پڑھا تو اس وقت سیدنا علی کی عمر سولہ سال تھی، سیدنا عمر کے اسلام لانے کے نو برس بعد سیدنا علی کی شادی ہوئی، تب سیدنا علی 25 برس کے تھے، اس وقت سیدنا عمر 49 برس کے تھے، سیدنا علی کی شادی کے ایک برس سیدنا حسن کی ولادت ہوئی۔ دو برس بعد سیدنا حسین کی ولادت باسعادت ہوئی، چار سال بعد سیدہ زینب کی ولادت ہوئی، چھ سال بعد ام کلثوم اس دنیا میں تشریف لائیں، ام کلثوم کی ولادت کے وقت سیدنا عمر 55 سال کے تھے، 63 سال کی عمر پائی، سیدہ ام کلثوم بنت علی کی دنیا میں آمد کے بعد سیدنا عمر آٹھ برس زندہ رہے، بعض کے مطابق سیدنا عمر کی وفات سے تین سال پہلے شادی ہوئی، ایک بیٹا ہوا، جس کا نام زید بن عمر تھا، یوں شادی کے وقت سیدہ

ام کلثوم کی عمر پانچ برس بنتی ہے۔

یہ ثقہ راویوں کے بیان کو جھوٹ کرنے کی ایک ناکام کوشش کے سوا کچھ نہیں، کیوں کہ یہ جتنی جمع تفریق بیان ہوئی ہے، اس پر کوئی ثقہ روایت نہیں ملتی، ایک بھی روایت ایسی نہیں ملتی، جس کی سند صحیح ہو اور اس میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام کے وقت ان کی عمر کا تعین موجود ہو، یہ سب بے حقیقت اندازے و قیافے ہیں، جن کی بنیاد پر ثقہ تاریخ و روایت کو چھوڑا نہیں جا سکتا۔ واللہ اعلم!